خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۹ | جمعرات- یکم رمضان -۱۴۱۵ھ ۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں

انسان کو چاہئے کہ ہردم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل وہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زندگی کا اصل منشاء اور درازئ عمر کی غائت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے۔ پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کرکے مرا ہے اور درازی عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے۔ اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

صحابہؓ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اٹھے تھے اس لئے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کرلیا تھا۔(۔۔)

اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مرجائے تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کرلی ہے کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچاکر اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کرکے اپنے مولا کو راضی کرے وہ اس نے حاصل کرلیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۶)

غصہ شیطانی افعال پر مجبور کردیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا تو بہت سے جھگڑے غصے کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندی بیہودہ باتیں آجاتی ہیں بیچ میں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں۔ اور جھگڑوں میں غصے کے نقصان دو چار ہیں ایک نہیں۔ بلکہ دو چار میرے مونہہ سے نکل گیا بہت ہیں لامحدود کہنا چاہئے جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ وہ شیطان جو ایک دفعہ اتفاقاً" تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا۔ وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں جھوٹے گواہ بناتے ہیں جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔ نفس ان کا الجھا رہتا ہے کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں۔ اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے۔ پھر غصہ میں جو جھگڑا چلتا ہے اس میں اکیلا انسان نہیں رہا کرتا۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کسی باپ کی کسی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی ہے بیٹا اٹھا ہے اور اس نے جاکے اس کے بیٹوں کے مارا یا اس کے باپ پر حملہ کیا اور پھر جتھے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے گروہ در گروہ اپنی عزتوں کے معاملے بنالیتے ہیں کہ ہم

باقی صفحہ ۷ پر

اگر (دین حق) کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (دین حق) کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم نثار احمد یوسف صاحب (گوٹن برگ سویڈن) اور عزیزہ مکرمہ رضوانہ یوسف صاحبہ کو ۲۶- جنوری ۱۹۹۵ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید کمال یوسف صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کا نواسہ ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام ایاز احمد یوسف رکھا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پسرم عزیزم مجد الدین صاحب کو انجینئرنگ کے دوسرے سال کے سالانہ امتحان میں ۸۰ فیصد نمبروں کے ساتھ نمایاں کامیابی عطافرمائی ہے۔ اسی طرح دخترم عزیزہ صادقہ نبیلہ کو بہت اچھے نمبروں کے ساتھ ایم اے اکنامکس میں کامیابی عطا فرمائی۔ مزید برآں پسرم عزیزم حافظ ناصرالدین صاحب کو پہلے ایم بی اے میجر ان مارکیٹنگ میں ۹۴ء۳ فیصد اور پھر ایم بی اے میجر ان فنانس میں ۹۴ء۵ فیصد کے ساتھ نمایاں کامیابی اور اول پوزیشن عطافرمائی ہے۔ عزیز کو مجموعی طور پر اول اور اعلیٰ کارکردگی کا ایوارڈ بھی عطا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں آئندہ بہتر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ان سب کو بہترین خدمت سلسلہ کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۳۱- جنوری کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے ان کی کامل شفایابی اور بینائی کی بحالی کیلئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲- فروری ۱۹۹۵ء

نفع رسانی کی اہمیت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
"جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے۔ بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے۔ لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) کے اس ارشاد میں مرکزی نکتہ مخلوق کی نفع رسانی ہے۔ اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان اگر اسی بات کا ارادہ کر لے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو نفع پہنچائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی توفیق دے دیتا ہے۔

دراصل بعض اوقات ہم نفع رسانی سے اس لئے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں کہ ہم سے یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ یا اگر ہم نے یہ کام کیا تو ہماری اپنی مشکلات بڑھ جائیں گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چونکہ نفع رسانی مخلوق کے لئے کرنی ہے اس لئے مخلوق کا خالق اس بات سے خوش ہو کر کہ کسی نے نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے اسے توفیق دے دیتا ہے۔ توفیق دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ نفع پہنچا بھی سکتا ہے اور اس کی اپنی ذات کو بھی اس کا کوئی ضرر نہیں ہوتا۔ یہ نہیں کہ اس نے صدقہ کیا اور اس کی جیب خالی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ موجود ہے اس کی جیب کو بھرنے کے لئے۔ اور وہ ایسا اس لئے کرتا ہے کہ اس انسان نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو نفع پہنچایا ہے۔ اور اس کی عمر دراز بھی کر دیتا ہے۔

عمر کی درازی کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ عمر صرف اس بات کا نام نہیں کہ انسان کب پیدا ہوا اور کب فوت ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ظاہری طور پر اسی کو عمر کہتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنی نیک یادگاریں چھوڑ جاتا ہے وہ گویا کہ زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو نیکیاں کرتے ہیں۔ جو مخلوق کے لئے نفع رساں ہوتے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد بھی اس طرح زندہ رکھتا ہے کہ لوگ انہیں یاد کرتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ وہ شخص ان کے درمیان موجود ہے۔ بلکہ اسکی نیکیوں کو یاد کر کے دوسرے لوگوں کو بھی نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے اور اس طرح جوں جوں وقت گذرتا ہے اس کی زندگی زندہ سے زندہ تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی زندگی عطا فرماتا ہے اور اگر وہ زندگی کی قدر کرے تو اس سے زیادہ کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔

اسی سلسلے میں حضرت صاحب کھل کر بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص مخلوق کے لئے نفع رساں ثابت نہیں ہوتا اس کی زندگی بیکار اور نکمی ہے اور مثال دیتے ہیں بھیڑ اور بکری کی کہ وہ بھی پھر انسان سے اچھی ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ انسان کے کام آتی ہیں۔ پس مرکزی نکتہ اس ارشاد کا یہ ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مخلوق کو نفع پہنچائے اور اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس میں تو مخلوق کو نفع پہنچانے کی استطاعت نہیں ہے۔ تو اسے ارادہ ضرور کر لینا چاہئے کیونکہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق جب انسان ارادہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے توفیق دیتا ہے اور اسے نفع رسانی کا موقع مل جاتا ہے۔

زباں پہ قابو نہیں ہے جنکو وہ دل کے ہاتھوں ذلیل ہونگے
پھنسینگے دلدل میں اور اپنی تباہیوں کی دلیل ہونگے
زبان و دل کا اصول ہے یہ 'یہی چلا ہے' یہی چلے گا
نہ جن پہ اس کا نفاذ ہو وہ زمانے بھر میں قلیل ہونگے

ابو الاقبال

○

رات دن اشکبار ہیں آنکھیں
کیا کوئی آبشار ہیں آنکھیں؟

دل کی صورت بھی دیکھ لو ان میں
دل کی آئینہ دار ہیں آنکھیں

لالہ و گُل ہیں آنکھ کے دھوکے
روزنِ نو بہار ہیں آنکھیں

اُن کے ہوتے حسین لگتی ہیں
ورنہ گرد و غبار ہیں آنکھیں

وہ ہیں آنکھوں کے سامنے پھر بھی
جانے کیوں بے قرار ہیں آنکھیں

یہ تو تھیں مائلِ ستم کل تک
آج کیوں شرمسار ہیں آنکھیں

چشمِ بینا نہیں ہے ویسے تو
ہر جگہ بے شُمار ہیں آنکھیں

ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی

فہرست معاونین خصوصی بغرض دعا

○ سال نو کے وعدوں میں سے معاونین خصوصی کے معیار کے وعدے بغرض دعاء حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں) کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس میں وہ بچے بھی شامل کئے جا رہے ہیں جو کم از کم یکصد روپے کا وعدہ پیش کرتے ہیں اس لئے مقررہ فارم میں اس معیار کے بچے کے وعدہ کے ساتھ "ب" کا نشان ضرور ظاہر کیا جائے۔ یہ فہرست دفتر ہذا کی روایتی فہرست بابت ۲۹۔ رمضان کے علاوہ ہو گی تاکہ نمایاں قربانی کرنے والے مرد و زن و بچگان بھی حضرت صاحب کی دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

ذیابیطس-؟

۱۹۷۰ء کی بات ہے- اچانک مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ شدت پیاس سے میری زبان سوکھی لکڑی کی طرح خشک ہو جاتی ہے- رات کو بھی بار بار پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا تھا- ان علامات کا ذکر میں ایک دن حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کر دیا- آپ نے فرمایا کہ فوراً اپنے ڈاکٹر کو ملو اور اس سے ان علامات کا تذکرہ کرو- تا جو بھی بیماری ہو- بر وقت پتہ چلنے سے اس کا مداوا کیا جا سکے- میں اپنے ڈاکٹر کو ملا- انہوں نے مجھے ایک ہسپتال میں مزید ٹیسٹوں کے لئے بھجوایا جہاں متعدد ٹیسٹ ہوئے- خون- پیشاب وغیرہ کا معائنہ کیا گیا- گلوکوز پلا کر ٹیسٹ لئے گئے اور مجھے دو دن کے بعد آنے کو کہا گیا- خیر میں دو دن کے بعد مقررہ وقت پر اسپشلسٹ کو ملا- اس نے بتایا کہ ٹیسٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ تمہیں ذیابیطس کی تکلیف لاحق ہو گئی ہے- جونہی ڈاکٹر نے یہ بتایا- میں نے یوں محسوس کیا گویا مجھے سزائے موت سنا دی گئی ہے- کچھ لمحات تو میں بالکل سکتہ میں چلا گیا- ڈاکٹر صاحب نے تسلی آمیز کلمات میں بتایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں مناسب پرہیز اور روزانہ ورزش سے یہ مرض قابو میں آ سکتا ہے- اور پھر تفصیلی ہدایات دیں- میں گھر لوٹا تو حضرت چوہدری صاحب کو اپنا منتظر پایا- فرمانے لگے کیا ہوا- میں نے عرض کیا- چوہدری صاحب! ایک خوشی کی خبر ہے اور ایک غم کی- پہلے کون سی سناؤں- فرمانے لگے جو چاہو پہلے سنا دو- میں نے عرض کیا خوشی کی خبر تو یہ ہے کہ میں آپ کا "ہم قارورہ" ہو گیا ہوں اور اب ہم دونوں کے پیشاب میں شکر کی آمیزش ہے- اور غم کی خبر یہ ہے کہ مجھے ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے- حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا- اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے- مجھے بھی تو پچھلے چالیس برس سے یہ عارضہ لاحق ہے-

پھر فرمایا- ذیابیطس کی مثال ایک سرکش گھوڑے کی ہے- اگر سوار ہوشیار اور محتاط ہو تو سرکش گھوڑے کی سواری سے لطف اندوز ہوتا ہے اور اگر سوار چوکس نہ ہو تو گھوڑا اسے زمین پر پٹخ دیتا ہے- اسی طرح ذیابیطس اگر کنٹرول میں رہے تو زندگی کے اطوار میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا- وگرنہ یہ مرض بہت خطرناک نتائج بھی پیدا کر سکتا ہے- پھر فرمایا دیکھو- اس مرض سے خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو نقصان دہ ہے اور خون سارے جسم میں گردش کرتا ہے اس لئے یہ بیماری بھی جسم کے تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے- اس لئے اگر تو خون میں شکر کی مقدار کا جو تناسب ہونا چاہئے اس سے یہ بڑھ جائے تو مختلف اعضاء کو نقصان پہنچانا شروع کر دیتا ہے- ذیابیطس کے نتیجہ میں بینائی کا ضائع ہونا- دانتوں کا ضائع ہو جانا- دل کمزور ہو جانا وغیرہ عام دیکھنے میں آتا ہے-

پھر فرمایا- ذیابیطس کو قابو میں رکھنے کے لئے تین باتوں کا اہتمام بے حد ضروری ہے- اول- وقتاً فوقتاً ڈاکٹری مشورہ اور ڈاکٹری مشورہ پر سختی سے عمل دوم- روزانہ ورزش مثلاً دو اڑھائی میل تیز قدم چلنا سوم غذا میں احتیاط اور ان چیزوں سے کلیتہً پرہیز جن سے ڈاکٹر نے روکا ہو- فرمانے لگے میں ڈاکٹر Joslin جو امریکہ میں ذیابیطس کے چوٹی کے معالج تھے سے وقتاً فوقتاً معائنہ کرواتا رہتا تھا اور ان کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتا تھا- ایک مرتبہ جب میں انہیں ملنے گیا اور انہوں نے میرا تفصیلی معائنہ کیا تو اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے- پھر فرمانے لگے- ظفر اللہ خان اب تمہیں بعض باتوں سے حتی الوسع پرہیز کرنی چاہئے- مثلاً کافی کا زیادہ استعمال- میں نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ میں روزانہ گیارہ بڑی پیالیاں (Mugs) کافی پیتا ہوں اور کسی حد تک کافی سے Addicted ہوں- لیکن آج کے بعد میں اسے کلیتہً ترک کر دوں گا- ڈاکٹر جوسلین نے کہا کہ اچانک اس طرح کلیتہً ترک کرنا تو آپ کے لئے ممکن نہ ہو گا اس لئے اسے کچھ کم کر دیں- حضرت چوہدری صاحب فرمانے لگے کہ میں جب ان کی سیڑھیوں سے نیچے اترا تو فیصلہ کر چکا تھا کہ اب کبھی کافی کو ہاتھ نہ لگاؤں گا اور اب پندرہ بیس برس ہو چکے ہیں میں نے کافی کو ہاتھ نہیں لگایا-

جب حضرت چوہدری صاحب تفصیل سے ہدایات دے چکے تو میں نے عرض کیا کہ آپ کی طرح کا ڈسپلن شاید میں نہ کر سکوں- اس پر انہوں نے ایک دلچسپ واقعہ سنایا جو یہ ہے- فرمانے لگے ایک دن جب کہ میں وزیر خارجہ پاکستان تھا- مجھے اچانک پرائم منسٹر ہاؤس سے فون ملا-

جس میں یہ ہدایت تھی کہ خواجہ ناظم الدین صاحب جو پرائم منسٹر تھے نے آپ کو فوراً یاد کیا ہے- میں فوراً تیار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا- وہ اپنی اسٹڈی میں بیٹھے ہوئے تھے- مجھے بیٹھنے کو کہا اور فرمایا کہ ڈاکٹروں نے میرا معائنہ کیا ہے- اور انہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ مجھے ذیابیطس کی بیماری کا آغاز ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں تکلیف دوں اور تم سے درخواست کروں کہ اس بیماری پر جیسے آپ نے کنٹرول کیا ہے- اس کے بارے میں مجھے ہدایات دیں- اور معلومات بہم پہنچائیں- حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے قریباً پونا گھنٹہ لگا کر تفصیل سے انہیں بتایا کہ انہیں خوراک میں کیا کیا احتیاطیں کرنی ہوں گی- اور کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جن کے کھانے سے انہیں مکمل پرہیز کرنی ہو گی وغیرہ-

اس دوران جناب خواجہ صاحب بالکل خاموش رہے اور بڑی توجہ سے میری باتیں سنتے رہے- جب میں نے بات مکمل کر لی- تو جناب خواجہ صاحب فرمانے لگے چوہدری صاحب! آپ نے جو ہدایات اور معلومات بہم پہنچائی ہیں- ہم نے پوری توجہ اور خاموشی کے ساتھ انہیں سنا ہے- اور ہم آپ کے اس کے لئے بے حد مشکور ہیں- لیکن جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ ہم سے نہیں ہو سکے گا- اور ہمارے لئے اپنے کھانے پینے میں اتنی بڑی تبدیلی لانی ممکن نہ ہو گی- اس پر مجلس برخواست ہو گئی- حضرت چوہدری صاحب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نے بھی وہی خواجہ صاحب والی بات کی ہے کہ نصائح تو دلجمعی سے سن لی ہیں لیکن کہہ دیا کہ عمل مجھ سے نہ ہو سکے گا-

ایک دلچسپ بات حضرت چوہدری صاحب نے یہ بتائی کہ قرآن کریم میں یہ جو ذکر ہے کہ حلال اور طیب اشیاء کھایا کرو- حلال تو واضح ہے- تو پھر یہ طیب کیا ہوا- فرماتے تھے کہ طیب سے مراد یہ ہے کہ مثلاً چینی کا استعمال حلال ہے- لیکن ذیابیطس کے مریض کے لئے یہ طیب نہیں ہے- اور اسی کے مدنظر قرآن حکیم نے جو عظیم حکمتوں کی کتاب ہے یہ وضاحت کر دی کہ حلال تو سبھی کھا سکتے ہیں لیکن حلال میں بعض اشیاء طیب نہ ہوں گی اور جن کے لئے یہ طیب نہ ہوں وہ ان سے پرہیز کریں-

ذیابیطس کے مریض جو پوری طرح ڈاکٹری ہدایات پر عمل کرتے ہیں عموماً لمبی عمریں پاتے ہیں کیونکہ ان کی غذا بہت Balanced ہوتی ہے- خود حضرت چوہدری صاحب نے ۹۳- سال کی عمر پائی- اور ان کی اس لمبی زندگی کا راز اسی میں تھا کہ وہ کھانے پینے میں محتاط تھے- یوں بھی زیادہ کھانا صحت کے لئے مضر ہے- موٹاپا خود ایک بیماری ہے-

صبح کی سیر ذیابیطس کے لئے بے حد مفید ہے- دو میل بھی اگر روزانہ تیز چال سے چلا جائے تو اس کے بے حد مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں- مجھے ہومیو پیتھی کے اس نسخہ سے بھی بہت فائدہ ہوا ہے- نیٹرم سلف ۲۰۰ ہفتہ میں ایک بار نیٹرم سلف ۳۰ طاقت کی دن میں دو بار- اس کے ساتھ کالی فاس کا استعمال بھی مفید ہے- کھانے میں بیسن کی روٹی کا استعمال بھی مفید ہے-

نجات کی فلاسفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-

غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں- اور اس کی محبت کی آگ میں پڑ کر ایسے اپنی ہستی سے دور ہو جاتے ہیں کہ جیسا کہ لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی صورت ہی اختیار کر لیتا ہے- مگر در حقیقت وہ آگ نہیں ہے- لوہا ہے- اور جیسا کہ خدا کی تجلیات سے اس کے عاشقوں میں ایک حیرت نما تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ایسا ہی خدا بھی ان کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے- یہ سچ ہے کہ خدا غیر متبدل اور ہر ایک تبدیلی سے پاک ہے- مگر ان کے لئے وہ ایسے عجائب کام دکھلاتا ہے کہ گویا وہ ایک نیا خدا ہے- وہ خدا نہیں ہے جو عام لوگوں کا خدا ہے- کیونکہ جس قدر خدا کے راست باز بندے اپنے پاک اعمال اور صدق و صفا کے ساتھ اس کی طرف حرکت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی پہلی ہستی سے مر جاتے ہیں- خدا بھی ان کی طرف اکرام اور نصرت کے ساتھ حرکت کرتا ہے- یہاں تک کہ اپنی نصرت اور حمایت اور غیرت کو ان کے لئے ایسے طور سے دکھاتا ہے کہ وہ معمولی طور پر نہیں بلکہ وہ نصرت خارق عادت طور پر ہوتی ہے-

یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے- اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہئے- کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے- پھر ایسا شخص کیوں کر مورد عذاب ہو سکتا ہے- بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے- بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچہ کو بھی جس سے تم بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبت ہے ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے کیوں کر آگ میں ڈالے گا- پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اسی قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ در حقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں- اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت کو چھوڑ دے اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

انسان کی پرکھ

اگر آپ کو پہلے سے ذاتی تجربہ کی بناء پر معلوم نہ ہو کہ فلاں پھول کی خوشبو کیسی ہے یا اس میں خوشبو ہے بھی یا نہیں کیونکہ بعض پھول بدبو والے بھی پائے جاتے ہیں تو آپ پھول کا ظاہر دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ اس کی بوباس کیسی ہوگی۔ اسی طرح پھلوں کا حال ہے آپ اس کی شکل سائز یا حجم دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس کا ذائقہ کیسا ہوگا مزے دار یا بدمزہ۔ پھیکا ہوگا یا شیریں۔ کھٹاس والا ہے یا تلخ۔ خوشبو اور ذائقہ کا تعلق نہ تو شکل صورت سے اور نہ ہی سائز اور حجم سے۔ پھر مزے کے بارے میں لوگوں کے مزاج بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کو کچھ پسند ہوتا ہے اور کسی کو کچھ۔ کسی کا گلاب کی خوشبو سے عشق ہے تو کسی کو نرگس کی خوشبو پسند آتی ہے تو کوئی چمبیلی کا دلدادہ ہے۔ کسی کو آم پسند ہے تو کسی کو شریفہ۔ کسی کا انگور پسندیدہ پھل ہے تو کسی کا کیلا۔ غرض ظاہر سے کسی کا اندرونہ معلوم کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ اس غرض سے انسان نے کئی ٹسٹ بنا رکھے ہیں تاکہ اشیاء کی اصلیت اور خالص ہونا معلوم کیا جاسکے۔ سونے۔ چاندی اور ہیرے کے لئے ٹسٹ اپنائے گئے ہیں تاکہ خالص اور ناخالص میں تفریق کی جاسکے۔ ایک چمک ہی اس کا معیار نہیں۔ قیمتی اشیاء کو چھوڑیں انسان تو ایک عام چیز بھی خریدتا ہے تو اچھی طرح چھان پھٹک کر دیکھ لیتا ہے اور خاص طور پر آجکل کے زمانہ میں جہاں ہر چیز میں ملاوٹ شروع ہوگئی ہے۔ دو نمبر کا مال کھلے بندوں بتا کر فروخت کیا جاتا ہے یعنی دھوکہ بازی کو بھی ایک علیحدہ سند حاصل ہوگئی ہے اور اس کے نرخ بھی علیحدہ ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ دو نمبر مال کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوتی۔ پھر انسان نے اقوال اور تحریر کے لئے صرف و نحو کے قواعد ایجاد کیئے تاکہ ان کی صحت اور نفاست کا تقابل کیا جا سکے۔ منطق کے اصول بنائے تاکہ دلائل کو پرکھا جاسکے۔ تندرستی کے لئے صحت کے اصول اور طب کا فن ایجاد ہوا۔ حیوانات تک کے بارہ میں اصول اور معیار رکھے گئے جن سے آپ ایک اعلیٰ نسل کے گھوڑے یا گائے کو ایک معمولی گھوڑے یا گائے سے فرق کر سکیں۔ غرض انسان نے انہی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ معلوم کرلیا کہ قدرت کی ہر عطاء کا اللہ تعالیٰ نے کوئی معیار مقرر کر رکھا ہے اور وہ معیار کیا ہیں۔

سونا اور چاندی ہی وزن نہیں کیئے جاتے بلکہ نیکی اور بدی کا بھی وزن ہوتا ہے۔ صرف ہیرے اور موتی کی ہی قیمت نہیں پڑتی بلکہ اعمال کی بھی قیمت پڑتی ہے برائی ہر حالت میں برائی رہتی ہے اور نیکی ہر حالت میں نیکی۔ قول کو تولا جاتا ہے۔ قول والے کو نہیں۔ اگر نیکی ایک چور بھی کرے تو بھی یہ عمل نیک ہی رہے گا اور اگر کوئی نیک بخت بدی کرے تو اس کی پارسائی کی وجہ سے وہ عمل ہرگز نیکی نہیں بن جائے گا۔ جیسے نمک یا مٹھاس ہر نیک و بد کی زبان پر انہی کیفیت کا اظہار کرتی ہے سوائے اس کے کہ کھانے والا خود مریض ہو تو بعض دفعہ مٹھاس بھی کڑوی معلوم دیتی ہے مگر یہ چکھنے والے کا قصور ہوتا ہے مٹھاس میں کوئی نقص نہیں ہوجاتا۔

سوال یہ ہے کہ اگر ہر چیز کا کوئی نہ کوئی معیار اور پرکھ ہے تو انسان کی پرکھ کیا ہے۔ بھگت کبیر کا قول ہے کہ "اے قادر تو نے سب چیزوں اور واقعات کے لئے معیار یا کسوٹی بنائی ہے مگر انسان کے پرکھنے کے واسطے تو نے کوئی کسوٹی نہیں بنائی اور اگر بنائی بھی تو صرف مصیبت اور بپتا" اس قول میں بڑی گہری فلاسفی ہے کہ انسان کی پہچان اور اس کی اصل کا مصیبت کے وقت ہی پتہ چلتا ہے۔ اگر آپ خود امیر اور خوشحال ہیں تو آپ کے اردگرد دوستوں کا ہجوم رہے گا اور خدانخواستہ اگر آپ کے حالات پلٹا کھائیں اور آپ تہی دست ہو جائیں تو آپ پر جان فدا کرنے کا دعویٰ کرنے والے اس طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں کہ طوطا بھی کیا پھیرتا ہوگا۔ تمام دوستیوں۔ تمام عداوتوں۔ تمام رشتوں اور تمام رفیقوں کے پرکھنے کے واسطے مصیبت اور بپتا ایک ایسی کسوٹی ہے جو ایک انسان کی قیمت کا پتہ لگا دیتی ہے۔ یہ تمام حالتیں اس وقت تک شک میں رہتی ہیں جب تک انسان کسی مصیبت یا تکلیف میں گرفتار نہ ہو جائے۔ ان تمام رشتوں میں بھڑک اور نمائش تو بہت ہوتی ہے لیکن دعویٰ سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں استقلال اور صداقت کہاں تک ہے۔ حضرت عمرؓ سے کسی نے ایک شخص کے بارہ میں تعریفی کلمات کہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس شخص کے ساتھ کبھی سفر کیا ہے یا لین دین کی ہے کیونکہ انسان کا اندرونہ انہی دو حالتوں میں کھل کر ظاہر ہوتا ہے۔ کسی پہچان کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ پہلے آپ اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالیں تبھی جا کر کسی کے متعلق فیصلہ کر سکیں کہ اس سے دوستی کے مراسم بڑھائے جائیں یا نہیں۔ اس کے لئے آپ ایک شخص کی قدر و منزلت اس کے دوستوں اور رشتہ داروں میں دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کون کون امتحان اور مصیبت میں پورا اترا اور کون فیل ہوگیا۔ ایک سوسائٹی میں رہ کر ایسا انتخاب کچھ مشکل نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگ دودھ خریدتے وقت تو کوشش کرتے ہیں کہ خالص ہو لیکن انسانوں کے ساتھ بغیر کسی پرکھ کے تعلقات پیدا کر لیتے ہیں اور اپنی زندگی وبال میں ڈال لیتے ہیں جس کا بعد میں علاج ممکن نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ کی دوستی اور خلوص کے متعلق ایک روایت آتی ہے کہ اگر کوئی دوست شراب میں دھت گندی نالی میں گرا پڑا ہو تو ہم اسے اٹھا کر گھر لے آئیں اور اس کا خیال رکھیں اور اس کے ہوش آنے سے قبل اس کے سامنے سے ہٹ جائیں کہ اسے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور فرمایا کہ دوستی میں خلوص انسانی صفات میں سے سب سے بیش قیمت صفت ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے حوالہ سے ایک روایت سنی ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو بیس پچیس ہزار روپے کی (جو اس زمانہ میں بڑی رقم ہوتی تھی) فوری اور اشد ضرورت پڑ گئی اور آپ نے اس کا ذکر دوستوں کی محفل میں بیٹھے ہوئے کر دیا تو دوسرے روز صبح اٹھنے پر ان کے تکیہ کے نیچے سے اتنی ہی رقم پڑی ہوئی ملی اور ساری عمر پوچھنے پر کسی نے نہیں بتایا کہ وہ ان میں سے ان کی غیر حاضری میں کس نے یہ رقم رکھ دی۔ ہمیشہ ہنس کر ٹال دیتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت اس کے تقویٰ پر ہے نہ کہ اس کی دنیاوی حیثیت یا مال و زر پر۔ جو بھی نیک کام کرے گا خواہ وہ امیر ہو یا غریب وہ ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوگا۔ انسان جتنا بھی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا اتنا ہی قابل احترام ہوگا۔ ظاہری اعزاز خواہ وہ مال کا ہو۔ طاقت کا یا خوبصورتی کا ان میں سے کوئی بھی چیز باعث افتخار نہیں مگر یہی جو اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے ہو۔ خوبصورت زلیخا بھی تھی اور حضرت یوسف بھی۔ زلیخا نے اپنی خوبصورتی کو بدنامی کا ٹیکہ بنا لیا اور حضرت یوسف نے خوبصورتی کو حسن بخشا۔ امارت کو حضرت عثمانؓ نے خدا کی قربت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا۔ شجاعت کو حضرت علیؓ نے خدا کی رضا کے لئے اور حضرت ابوذرؓ غفاری نے اپنی غربت کو ہی باعث افتخار بنالیا۔

دراصل انسان کی پرکھ یہ ہے کہ اس میں ایک طرف عبودیت تو دوسری طرف ربوبیت کے اوصاف کس درجہ تک پائے جاتے ہیں یعنی اس کا صعود کہاں تک ہے اور اس کا نزول کہاں تک۔ عبودیت کے لئے وہ تمام احکام الٰہی پر دل و جان سے آمادہ ہو تو دوسری طرف اپنی ہم جنس بلکہ حیوانوں تک کے بارہ میں اس کا جھکاؤ اور سلوک شفقت۔ رحم اور احسان کا ہو۔ اس کا دل کبر سے اس طرح خالی ہو جس طرح گھونسلہ پرندے کے چھوڑنے کے بعد۔ اس سلوک میں کوئی مذہب اور ملت رنگ و نسل کی تفریق نہ ہو جس طرح اللہ تعالیٰ رحم اور فضل کے سلوک میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتا اور ہر پکارنے والے کی التجاء کو سنتا ہے۔ اس نے کہیں نہیں کہا کہ وہ صرف ایمان لانے والوں کی ہی دعاؤں کو سنتا ہے دوسروں کی نہیں۔ اس کی پیدا کردہ چیزوں سے انسان چرند و پرند فیض پاتے ہیں۔ اس کی بارش ہر قوم و نسل۔ ایمان لانے والوں اور اس کا انکار کرنے والوں پر یکساں برستی ہے۔ اس کا سورج اس زمین کے ہر گوشہ کو منور کرتا ہے۔ اس کے چاند کی ٹھنڈی روشنی ہر ایک کو منور کرتی ہے۔ آبشاروں کا شور اور چشموں کی روانی سے ہر کوئی لطف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح برگد کی ٹھنڈی چھاؤں کی طرح اس کا وجود انسانوں۔ حیوانوں اور چرند پرند کے لئے یکساں ہو۔ یہی انسان کی پرکھ ہے۔

قرارداد تعزیت

ہم اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سیرالیون جملہ مربیان' ڈاکٹرز اور ٹیچرز اپنے محترم امیر و مشنری انچارج مولانا خلیل احمد صاحب مبشر کے والد محترم چوہدری ناظر علی خاں صاحب نمبردار و سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو چھ بجے صبح اپنے گاؤں میں تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لیجایا گیا اور بوجہ موصی ہونے کے اسی شام بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انتہائی اخلاص اور فدائیت کا تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۳۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دست مبارک پر قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے رشتہ داروں اور گاؤں (اودوال کھوکھر۔ تحصیل بٹالہ) کے تمام لوگوں نے شدید مخالفت کی مگر آپ بفضل تعالیٰ ثابت قدم رہے اور دن بدن اپنے اخلاص میں ترقی کرتے گئے۔

ہر مالی تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا' "تحریک جدید" کے شروع ہوتے ہی اس میں چندہ دینا شروع کر دیا اور آخر دم تک حصہ لینے کی توفیق پائی۔ تحریک جدید کے "پانچ ہزاری مجاہدین" نامی کتاب میں نمبر ۲۴۴۴ پر آپ کا نام درج ہے۔ آپ تقریباً ۴۰ سال تک اپنی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

قربانی- اس کی ضرورت و حکمت

حضرت امام جماعت الثانی نے قادیان کی ایک مجلسِ عرفان' میں خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والوں کے اجر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہو تو (عبادات) اور دیگر فرائض کے علاوہ نوافل اور ذکرِ الٰہی سے بھی شغف پیدا کرو تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو۔ جب تک تم اپنے اوپر موت وارد نہیں کرتے اور اپنے آپ کو مشقتوں میں نہیں ڈالتے اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل نہیں کر سکتے۔

یاد رکھو جو اللہ تعالیٰ کے لئے وطن چھوڑتا ہے اسے وطن دیا جاتا ہے جو مال چھوڑتا ہے اسے مال دیا جاتا ہے جو جان چھوڑتا ہے اسے جان دی جاتی ہے اور جو وقت چھوڑتا ہے اسے وقت اور لمبی عمر دی جاتی ہے پس ان انعامات کے حاصل کرنے کے لئے تم جدوجہد کرو اور اصلاح کی طرف قدم بڑھاؤ۔ صرف فرض کی ادائیگی سے مطمئن ہو کر نہ بیٹھ جاؤ بلکہ نوافل اور ذکرِ الٰہی سے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

(الفضل ۱۹۴۶ء-۱۰-۲۳)

قربانی کو ایمان و اخلاص کو پرکھنے اور جانچنے کی کسوٹی قرار دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

ہر ایک احمدی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سوچے کہ اس کا نفس (دین) کے لئے قربانی کے ہر مطالبہ کو پورا کرنے میں خوشی اور انبساط محسوس کرتا ہے یا نہیں اگر وہ اپنے نفس کو ایسا نہیں پاتا تو اسے اپنے نفس کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ کسی وقت اسے ہلاکت کے گڑھے میں نہ گرا دے۔ جب تک ہم کلی طور پر دنیا سے قربانیوں میں فوقیت نہیں لے جاتے اس وقت تک ہمارا اپنی منزل کے قریب پہنچنے کی خواہش کرنا بالکل عبث اور بے سود ہے۔ قربانی کے جتنے رستے اور مراحل ہیں ان سب کا طے کرنا ضروری ہے جو شخص قربانی کے ہر رستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے وہ شیطان کے آنے کے ہر رستہ کو بند کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ شیطان کے آنے کے بھی سینکڑوں رستے ہیں۔ ان سب رستوں کو بند کرنے کے لئے (ہمارا) فرض ہے کہ ہر رنگ میں قربانی پیش کرتے چلے جائیں اور شیطان کے رستے کو مسدود کرتے جائیں...... اپنے نفسوں کو قربانیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرو کیونکہ تیاری کے بغیر انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اپنے نفسوں کو قربانیوں کے لئے تیار نہیں کرو گے تو تم وہ کام نہیں کر سکتے جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے۔

(الفضل ۲۲- اگست ۱۹۴۶ء)

نیز فرمایا "..... میں جماعت کو ایک دفعہ پھر بیدار کرتا ہوں اور ایسے وقت میں بیدار کرتا ہوں جبکہ حالات نہایت نازک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر ایک نیا تغیر پیدا کرے۔ ایک نئی بیداری پیدا کرے اور (دینی) ترقی کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے کی طرف بڑھ رہا ہے مگر جوں جوں ہمارا قدم بڑھ رہا ہے مشکلات بھی بڑھتی جارہی ہیں اور قربانیوں کے مطالبات بھی بڑھتے چلے جائیں گے۔ واقع یہ ہے کہ موجودہ قربانیوں سے ہم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے...... جب تک ہم اپنی زندگی میں سادگی پیدا نہیں کرتے۔ جب تک ہم عبادات میں سوز و گداز پیدا نہیں کرتے۔ جب تک ہم اپنی قربانیوں کو زیادہ اعلیٰ معیار تک نہیں پہنچاتے۔ جب تک ہم اپنی جدوجہد کی رفتار کو کئی گنا زیادہ تیز نہیں کر دیتے۔ جب تک ہم اپنے کاموں میں زیادہ یک جہتی اور اتحاد کا ثبوت نہیں دیتے اس وقت تک وہ برکتیں اور رحمتیں نازل نہیں ہو سکتیں جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کے لئے مخصوص کی ہیں۔ وہ تو اسی شرط کے ساتھ مخصوص ہیں کہ ہم اپنا فرض ادا کریں۔ جب ہم اپنا فرض ادا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رحمت ہم پر نازل ہونے لگ جائے گی۔"

(الفضل ۱۵- نومبر ۱۹۴۶ء)

قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کامیابیوں اور فتوحات کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں مگر ان فضلوں کو قائم رکھنے اور ان سے پوری طرح استفادہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں مزید قربانیوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس نہایت دلچسپ اور ایمان افروز امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

"ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جتنا جتنا کامیابی کے قریب ہوتے جا رہے ہیں اتنا ہی قربانی کا زیادہ بوجھل جوا اپنی گردن میں ڈالتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو رہے ہیں اور آئندہ ایک دو سال میں جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی اس لئے (ہمارا) فرض ہے کہ پورے طور پر تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کر کے اپنے اخلاص اور نیکی کا نمونہ قائم کریں۔ جو لوگ اس موقعہ پر سستی اور غفلت سے کام لیں گے وہ گر جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دروازے سے دھتکار دیئے جائیں گے یہ بہت خوف کا مقام ہے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ تیز تیز قدم اٹھائے اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے پہلے منزل پر پہنچنے کی کوشش کرے۔

......پس یہ امتحان کا وقت ہے ہر صبح اور ہر شام بلکہ ہر منٹ اور ہر سیکنڈ ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کر کے اپنے گھروں کو اس کی برکتوں اور فضلوں سے بھر لیں۔"

(الفضل ۷ ۱۹۴۷ء-۲-۳)

تقسیم ملک کے ہنگاموں سے تھوڑا عرصہ قبل...... ایک دور اندیش رہبر کی طرح آنے والے خطرات سے ہوشیار کرتے ہوئے اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ بڑے پُر شوکت اور مؤثر انداز میں فرماتے ہیں:-

آپ لوگ آنے والے خطرات اور تغیرات کو مد نظر رکھ کر اپنے اندر قربانی ایثار اور فدائیت کی روح پیدا کریں۔ میں نے بار بار کہا ہے اور بار بار کہنے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے ایک طبقہ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ جان اور مال کی قربانی کے جو الفاظ وہ سنتے رہتے ہیں وہ اپنے اندر بہت چھوٹا سا مفہوم رکھتے ہیں۔ اپنی آمدنی میں سے قلیل سی رقم چندہ میں دیدی اور مالی قربانی کا حق ادا ہو گیا۔ چند گھنٹے دین کے کام میں صرف کر دئے اور جانی قربانی کا فرض پورا ہو گیا۔ مگر یہ چھوٹا مفہوم اس لئے سمجھا جا رہا ہے کہ تمہارے دل ابھی تک چھوٹے ہیں ورنہ یاد رکھو..... کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی جسے بے دریغ جان اور مال قربان نہ کرنا پڑا ہو اور جو اس قربانی کے بغیر جماعت بن سکی ہو۔ یاد رکھو یہی آواز آتے آتے کہ اپنے مالوں کا کچھ حصہ اور اپنے اوقات میں سے کچھ وقت دو' یہ آواز آجائے گی کہ حقیقی طور پر مال اور جان کی قربانی پیش کرو۔ اس وقت یہ نہ سمجھا جائے کہ آنہ یا ڈیڑھ آنہ (چند پیسے۔ ناقل) فی روپیہ چندہ مانگا جا رہا ہے یا دو چار گھنٹے وقت طلب کیا جا رہا ہے۔ وہ حقیقی طور پر اپنا سب کچھ پیش دینے کا وقت ہو گا اور حقیقی طور پر اپنی جان پیش کر دینے کا وقت ہو گا۔ اس وقت جو پیچھے رہے گا اس کے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

زمانہ قریب سے قریب تر ان چیزوں کو لا رہا ہے۔ میں ابھی اسے معین نہیں کر سکتا کہ وہ کب آئے گا مگر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے اور جب تک ہم اس دروازے سے نہ گزریں گے...... جماعت کہلانے کے مستحق نہ ہوں گے۔...... جماعت کہلانے کے لئے لازمی ہے کہ ہم تلواروں کے نیچے سے گزریں اور وطنوں سے (نقل مکانی) کریں مگر اب تک تو نہ ہم تلواروں کے نیچے سے گزرے ہیں اور نہ ہم نے (نقل مکانی) کی ہے۔

(الفضل ۲۳- اپریل ۱۹۴۶ء)

ان قربانیوں کے متعلق ہمارے پیارے امام نے یہ بھی واضح فرمایا کہ ایسی قربانی من حیث الجماعت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی قربانی کے ایک شاندار مظاہرے کو دیکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ "اگر آپ لوگ قربانی کرنا چاہیں تو میرے ساتھ شامل ہو جائیں...... سب سے مقدم فرض میرا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دوں۔ آپ لوگ (نمائندگان جماعت) جائیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کریں صرف چند افراد میں یہ روح فائدہ نہیں دے سکتی بلکہ ساری قوم میں یہ روح ہونی چاہئے۔ چند افراد تو مشرکوں اور عیسائیوں میں سے بھی غیر معمولی قربانیاں پیش کر دیا کرتے ہیں لیکن اصل چیز یہ ہے کہ قوم کا ہر فرد اس میں شریک ہو"

(الفضل ۹- اپریل ۱۹۴۷ء)

بقیہ صفحہ ۴

جماعت کے صدر کے عہدہ پر فائز رہے۔ محترم موصوف اپنے علاقہ کی ایک معزز اور معروف شخصیت تھے۔ غیر از جماعت احباب کی نگاہوں میں بھی نمایاں اور معزز مقام رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری صاحب کو چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سبھی شادی شدہ' صاحب اولاد اور سلسلہ سے دلی اخلاص اور محبت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر کو دین کی راہ میں وقف کیا۔ جو تقریباً ۲۲ سال سے سیرالیون مغربی افریقہ میں بطور مربی نمایاں خدمات بجالا رہے ہیں اور اب عرصہ ۱۱ سال سے امیر و مربی انچارج کے عہدہ پر فائز ہیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب' کو اپنی بخشش اور رحمت سے نوازے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہمارے محترم امیر صاحب ان کے برادران اور ہمشیرگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

والسلام

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ'
مربیان' ڈاکٹرز اور ٹیچرز
جماعت احمدیہ سیرالیون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان — شیخ رحمت اللہ

مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب

مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب پچانوے سال قبل شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے دو جنوری ۹۴ء کو کراچی میں وفات پائی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی ان کے تمام بچے غیر احمدی ہیں موصی ہونے کے باوجود بچوں کی خواہش کے پیش نظر ان کو کراچی میں دفن کرنا پڑا۔ شیخ صاحب کی گوت سپرو کشمیری پنڈت تھی پندرھویں صدی میں ان کے جس جد امجد نے اسلام قبول کیا ان کا نام "بابا لول جج تھا اٹھارویں صدی میں ان کے خاندان نے کشمیر سے ہجرت کی اور سیالکوٹ میں آباد ہوئے شیخ صاحب نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں پائی ہائر تعلیم کے لئے لاہور چلے گئے۔ جہاں سے قانون کی ڈگری حاصل کی ابتداً انکم ٹیکس کے محکمہ میں نوکری ملی مگر وہاں ماحول سخت ناپسند تھا اس لئے ٹریننگ کے دوران ہی استعفیٰ دے دیا۔ سیالکوٹ آکر کچھ وقت وکالت کی پھر حکومت پنجاب کے سب جج مقرر ہوئے یہاں سے بطور سب جج دھلی گئے وہاں سے ان کا تبادلہ ہوا اور حکومت ہند کے محکمہ خوراک و زراعت میں تقرر ہوا۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آئے اور اسی وزارت میں کام کیا اور بطور سیکرٹری ریٹائر ہوئے بعد ازاں UNO کے محکمہ خوراک میں ملازم ہوئے اور پاکستان میں ہی ان کا تقرر ہوا۔

شیخ صاحب کو جسمانی ورزش یا سیر کی بالکل عادت نہ تھی اس کے باوجود صحت تمام عمر اچھی رہی۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب سے ان کی دوستی تھی وہ بھی ان سے تعلق خاطر رکھتے تھے ایک دفعہ آپ نے ایک خط میں مجھ سے دریافت فرمایا "اعجاز کا کیا حال ہے" میں نے جواب عرض کیا بفضل خدا اچھے ہیں بز میں نے لکھا کہ انہوں نے اپنے گھر اور دفتر والوں پر یہ مہربانی کی ہوئی ہے کہ اپنے پاؤں چل کر گھر اور دفتر کے کمرے سے موٹر کار میں بیٹھ جاتے ہیں وگرنہ ان سے یہ بعید نہ تھا کہ یہ فیصلہ کر لیتے کہ مجھے اٹھا کر ہی گاڑی میں بٹھایا کرو بعد میں جب میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو بہت ہنسے۔

شیخ صاحب بڑے اچھے انسان تھے صاف ستھری عادات تھیں مخیر۔ حلیم۔ علم دوست۔ طبیعت میں شکر گذاری کا جذبہ بہت تھا اپنے چھوٹے بیٹے نعیم کی خدمات کی بہت تعریف کرتے جب تک ہمت رہی میرے گھر میں تشریف لاتے رہے اور حضرت صاحب کے خطبات سنتے رہے اور پھر باہر جانے سے پہلے دعائیں دیتے اور فرماتے کہ تمہارے ڈش انٹینا کی وجہ سے ہم جیسوں کو حضرت صاحب کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ یادداشت بہت عمدہ تھی۔ اچھے اشعار بہت یاد تھے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ گو نمایاں تعلق صرف حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سے تھا۔ چوہدری صاحب بھی ان پر بہت اعتماد کرتے تھے "تحدیث نعمت" کی ایڈیٹنگ انہوں نے ہی کی اگر پورا مسودہ شائع ہونے کا فیصلہ ہو تا تو یہ کتاب بہت ضخیم ہوتی۔ ضرورت مندوں کی حاجات کے لئے چودھری صاحب کے ٹرسٹ کے بھی سربراہ یہی تھے۔ پیدائشی احمدی تھے سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے حضرت بانی سلسلہ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت صاحب کی گود میں بیٹھنے کا شرف پایا۔ باقاعدہ بیعت ۱۹۳۰ء میں کی۔

اگرچہ پختہ عقیدہ رکھنے والے احمدی تھے اور صاف ستھرے کردار کے مالک تھے مگر اپنی مخصوص افتاد طبیعت کی وجہ سے جماعت کی عہدیداری قبول کرنے سے گریز کرتے تھے بڑی مشکل سے ایک دفعہ ان کو کراچی جماعت کی قضاء کی ذمہ داری لینے پر آمادہ کیا مگر زیادہ نہ چل سکے اور معذرت کرلی۔ ہاں مشورہ کے لئے جب بلاتے یہ آتے بڑے صائب الرائے تھے بچپن سے علامہ اقبال نے ان کی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی اس لئے ساری عمر ان کو علامہ کا قرب میسر رہا علامہ سے ان کو غیر معمولی عقیدت اور والہانہ محبت تھی شام کو جب علامہ کے گھر مجلس لگتی تو کبھی کبھار اس میں بیٹھنے کا ان کو بھی موقع ملتا تھا مجلس میں ہر قسم کے موضوع زیر بحث آتے جس دن کا یہ ذکر ہے اس شام کی مجلس میں قرآن کریم کی تفاسیر پر گفتگو ہو رہی تھی حاضرین میں کسی نے ایک شخص کے متعلق بیان کیا کہ وہ بھی قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہے ہیں ان صاحب کے متعلق معلوم تھا کہ وہ قرآن کریم کے بعض نواہی احکام پر عامل نہیں یہ سن کر علامہ اقبال نے اپنی مخصوص نیم مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا ایک زمانہ میں حسینؓ مظلوم تھے ان دنوں قرآن مظلوم ہے جو اٹھتا ہے اس کی تفسیر لکھنے بیٹھ جاتا ہے دیکھیں یہ صاحب قرآنی آیت (مطہر لوگوں کے سوا دوسرے اس کو ہاتھ نہیں لگاتے) قرآن کی کیا تفسیر کرتے ہیں۔ اس وقت شیخ صاحب بھی مجلس میں موجود تھے علامہ کے یہ الفاظ ان کے ذہن میں محفوظ ہو گئے جب شیخ صاحب نے علامہ کے حالات زندگی قلم بند کرنے کا ارادہ کیا تو کتاب کے نام کی تلاش شروع ہوئی انہی دنوں علامہ کے فکر و فن کے سلسلہ میں ایک مذاکرہ منعقد ہوا فیض احمد فیض اس مذاکرے میں شریک تھے انہوں نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ آج کل کے دور میں اگر شعراء میں سب سے زیادہ مظلوم کوئی ہے تو وہ علامہ اقبال ہیں فیض صاحب کے ان ریمارکس سے شیخ صاحب کی مشکل حل ہو گئی اور کتاب کے نام کی تعین ہو گئی۔

"مظلوم اقبال" علامہ اقبال کی زندگی اور ان کے خاندان کے حالات پر مشتمل ہے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں جنگ پھر شروع

بوسنیا میں شروع ہونے والی ۴ ماہ کی جنگ بندی اپنے ابتداء ہی سے مشکلات کا شکار تھی۔ لیکن اس کا ایک مثبت پہلو یہ برآمد ہوا تھا کہ پانچ رکنی رابطہ گروپ نے بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ گذشتہ روز بیہاج کے اطراف میں جو جنگ شروع ہوئی ہے اس نے امن کی امیدوں کو خاصا دھندلا کر رکھ دیا ہے۔ اور اس کا خاص نقصان یہ ہوا ہے کہ پانچ رکنی رابطہ گروپ نے اپنی بات چیت کا سلسلہ معطل کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگ کے دوران آمدورفت ممکن نہیں رہتی اس لئے یہ سلسلہ معطل کیا جاتا ہے۔

خبروں میں بتایا گیا کہ کروشیا کے علاقے میں موجود باغی سربوں نے بیہاج پر بمباری کی۔ انہوں نے شمالی مغربی علاقے کے دیہات پر بھی بم برسائے۔ ان جگہوں پر سو ملین آبادی رہتی ہے۔ یاد رہے کہ بیہاج کو اقوام متحدہ نے محفوظ علاقہ قرار دیا تھا۔ لیکن اس سے قبل بھی سرب باغی اس علاقے کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں۔

☆○☆

رابن کی طرف سے
علیحدگی کا اعلان

اسرائیل کے وزیراعظم اسحاق رابن نے ایک بار پھر یہ اعلان کیا ہے وہ فلسطینیوں سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں تاکہ اپنی سرزمین کو دہشت گردی کا نشانہ بنائے جانے سے روک سکیں گذشتہ دنوں تل ابیب کے قریب دو بم دھماکوں میں بیس کے قریب اسرائیلیوں کی ہلاکت کے بعد انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم آپ سے (فلسطینیوں) سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ روزانہ ہزاروں فلسطینی مقبوضہ علاقوں سے اسرائیل کے علاقے میں مزدوری وغیرہ کے لئے جاتے ہیں اور یہ فلسطینیوں کی آمد کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ دہشت گردی کی پے در پے وارداتوں نے مسٹر رابن کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ فلسطینیوں کا داخلہ بند کر دیں۔ اس سے پہلے بھی دہشت گردی کے واقعات کے بعد مسٹر رابن نے فلسطینیوں کے لئے اسرائیل سرحد بند کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن ہر دفعہ تھوڑے عرصے کے بعد یہ پابندی ختم کر دی تھی۔

☆○☆

چیچنیا میں لڑائی

اگرچہ گروزنی کا صدارتی محل روسیوں کے قبضے میں آچکا ہے مگر گروزنی کے مختلف حصوں میں ابھی تک لڑائی جاری ہے دوسری طرف روسی وزیر دفاع جنرل پاول کی ایک خفیہ رپورٹ ماسکو کے ایک اخبار نے شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روسی فوج کی تربیت اور پیشہ وارانہ صلاحیت مکمل نہیں فوجی افسر اپنی ڈیوٹی پر پوری توجہ نہیں دیتے۔ اور سپاہیوں کی فلاح اور تربیت کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس رپورٹ کی اشاعت سے روس کے محکمہ دفاع کے حکام کو شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ کیونکہ رائے عامہ اب یہ سوال کر رہی ہے کہ اگر روسی فوج اتنی ہی غیر ذمہ دار ہے تو اسے چیچنیا پر حملہ کرنے کا حکم کیوں دیا گیا۔

اس سے پہلے بھی روس کا محکمہ دفاع تیز و تند تنقید کی زد میں آچکا ہے۔ چیچنیا پر روس کا حملہ جس قدر ناکامی اور تاخیر سے دوچار ہوا عالمی سطح پر روس کو جو سبکی اٹھانی پڑی اس سے روس کا وقار بری طرح مجروح ہوا ہے۔ یہ بھی اطلاعات ملی تھیں کہ روس کے صدر نے بعض اعلیٰ روسی فوجی حکام کو برطرف کر دیا تھا۔ بعض فوجی جرنیلوں نے چیچنیا پر حملے میں لڑنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

☆○☆

فلسطین اردن سمجھوتہ

فلسطینیوں اور اردن کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط کئے گئے ہیں۔ اس کے تحت پی ایل او کی خود مختار فلسطینی اتھارٹی اور اردن کے درمیان تعلقات کی بحالی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ عمان کی حکومت غزہ کی پٹی میں اپنا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۶۵ میں Humaedi ولد عبداللطیف پیشہ مزدوری عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳/ ۲/ ۷ ۱۳-۱۰-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کار مالیتی۔ ۱۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۲۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Humaedi ولد عبداللطیف جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Basyrudin Ahmad جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد ابراہیم انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۹۸۶۶ I Miss Nurun Nisa Anwar D/o Syamsu Anwar پیشہ ملازمت عمر ۳۰ بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی مع Bracelet وزنی ۷۵-۳ گرام مالیتی ۲۵۰'۰۰۰ روپے (۲) دو طلائی Bangle وزنی ۱۲.۵ گرام مالیتی ۲۵۰'۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۵'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss Nurun Nisa Anwar انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Anwar Tampubolon انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Syamsu Anwar والد موصیہ

مسل نمبر ۲۹۸۶۷ میں Miss Yenni Sabrita بنت زین العارفین پیشہ ..... عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی Bangle وزنی ۵-۷ گرام مالیتی ۱۸۰'۰۰۰ روپے (۲) طلائی Necklace وزنی ۲ گرام مالیتی ۵۰'۰۰۰ روپے (۳) طلائی انگوٹھی وزنی ۰.۶۲ گرام مالیتی ۱۵'۰۰۰ روپے (۴) طلائی Locket وزنی ۰.۵ گرام مالیتی ۱۲'۵۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۲۵۷'۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Yenni Sabrita بنت زین العارفین انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Anwar Tampubolon انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Syaiful Anwar انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۶۸ میں امتہ الباسط Murshal Mohammad زوجہ Murshal پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں مالیتی ایک لاکھ روپے ۱۰۰'۰۰۰ روپے (۲) فرنیچر مالیتی ۷۵۰'۰۰۰ روپے (۳) زمین برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۵'۰۰۰'۰۰۰ روپے اور حق مہر ۱۵۰'۰۰۰ روپے کل جائیدار مالیتی چھ ملین (۶۰۰۰۰۰۰) روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط Murshal انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Syamsu Anwar انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Syaiful Anwar انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۶۹ میں مبارک احمد ولد Jum hari پیشہ ٹیچر عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۲۴۳ مربع میٹر مالیتی ۲'۸۰'۰۰۰۰ روپے (۲) موٹر سائیکل مالیتی ۱۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبرا بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد Arba انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۸۷۰ I Mrs Nuryatin Nisa w/o Muhsin Ahmad پیشہ ٹیچر عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۷۷-۹-۱۶ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۲۴۳ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۲'۵۰۰'۰۰۰ روپے اور حق مہر تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۸'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Nuryatin Nisa انڈونیشیا گواہ شد نمبرا بصیر الدین احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ امیر الدین ولد Arba انڈونیشیا

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ نائک صاحب (وفات یافتہ) دار الیمن وسطی پر فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دیگر عوارض بھی لاحق ہیں احباب کرام سے جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ کالجوں میں نئے داخل ہونے والے طلباء کے لئے (اور جو پہلے ہی وہاں تعلیم حاصل کررہے ہیں ان کے لئے بھی) دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت کامیابیاں عطا کرے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱

زیادہ طاقت ور ہیں وہ کم تر ہے یا ہم زیادہ معزز لوگ ہیں اور وہ ذلیل ہیں۔ یعنی جو بھی ہو نفس کے جھگڑے نفسانی بچے دیتے ہیں اور یہ خیال کر لینا کہ نفس کا جھگڑا وہیں ختم ہو جائے گا۔ غلط ہے۔ نفسانی بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو کئی شیاطین اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ ایسے شیطان ہیں جو خوب بچے دینے والے شیطان ہیں اور ان سے پھر پیچھا نہیں چھوٹتا۔ بعض خاندانی جھگڑے لمبے عرصے تک نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی جماعتیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے فضل سے بچالیا ہے۔ جن کے جھگڑے اسی طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوئے۔ دوسری نسل سے تیسری میں منتقل ہوئے اور خاندانوں نے اپنی عزت کا معاملہ بنالیا اور ہر نصیحت کرنے والا ناکام ہو جاتا رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانا تھا ان کے آباء اجداد کی کوئی نیکیاں تھیں جو کام آئیں وہ بچ گئے لیکن بعض ابھی تک نہیں بچ سکے

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کی نصیحت فرمائی ہے یہ بیماری کی جڑ اکھیڑنے والی نصیحت ہے۔ شیطان سے خدا کی پناہ میں آجانے سے یہ سارے قصے وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ آگے بات ہی نہیں بڑھتی۔

(از خطبہ ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۶

ایک رابطہ دفتر قائم کرے گی۔ اگرچہ یہ ایک خوش آئند سمجھوتہ ہے کیونکہ اسرائیل سے پی ایل او اور اردن کے صلح کے بعد فلسطینیوں کی طرف سے اردن کی مخالفت کا اظہار کیا گیا تھا۔

تاہم بیت المقدس کی حیثیت کے بارے میں کسی سمجھوتے پر دستخط نہیں ہوئے۔ یہ معاملہ فلسطینیوں اور اردن کے درمیان نزاع کا موجب بنا ہوا ہے۔ دونوں بیت المقدس پر اپنا حق جتلاتے ہیں۔ اسرائیل کا جھکاؤ بیت المقدس کے مقدس مقامات کے بارے میں اردن کی طرف ہے جس کا فلسطینیوں کو دکھ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان مقامات مقدسہ پر فلسطینیوں کا قبضہ تسلیم کیا جائے اور اردن کو اس میں کوئی دخل دینے کی اجازت نہ ہو۔

☆ ○ ☆

ڈش انٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ -/5500
اب صرف 8 فٹ -/7000
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: یکم۔ فروری۔1995ء
سردی کم ہو رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پرائیویٹائزیشن مسیحا نہیں۔ ہمیں توازن قائم کرنا ہو گا۔ معیشت میں عدم استحکام ہو تو سیاست مستحکم نہیں ہو سکتی۔ سیاست اور معیشت کا بڑا قریبی تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظریاتی بنیاد مشکوک ہو جائے تو کوئی ملک سیاسی استحکام حاصل نہیں کر سکتا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بلاوجہ احتساب کے قائل نہیں اس لئے کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ہم شہریوں کی حفاظت کے پابند ہیں۔ قانون کی حکمرانی کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ حکومت مسئلہ کراچی حل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔

○ اومان کے وزیر تجارت مقبول بن علی بن سلطان نے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی اور دونوں لیڈروں نے گوادر سے متعلق صورت حال پر غور کیا۔ اس ملاقات میں وزیر اعظم نے اومان کے وزیر تجارت سے کہا کہ عوام نے گوادر میں اومان کی سرمایہ کاری کا اچھا تاثر لیا ہے۔ اور دونوں ملک گہرے رشتوں میں منسلک ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم خان ولی خان کی قیادت میں سروں پر کفن باندھ کر نکل آئیں گے اور ملک دشمن بد عنوان اور کرپٹ حکومت سے عوام کو چھٹکارا دلا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کہہ رہی ہیں کہ وہ مقدمات واپس لے لیں گی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اب انہیں پوری قوم سے معافی مانگنی ہو گی۔ گوادر کا سودا کیا جا رہا ہے۔ مگر ہم عوام کی طاقت کے ذریعہ حکومت سے چھٹکارا دلا دیں گے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کی ۲۴ کروڑ کے مچلکوں پر ضمانت منظور کر لی ہے۔ عدالت نے پٹیشن اپیل میں تبدیل کر دی۔ عدالت عالیہ نے استغاثہ سے کہا کہ وہ مزید مواد ملنے پر عدالت سے رجوع کر سکے گا۔

○ وفاقی وزیر قانون وانصاف پروفیسر این۔ ڈی۔ خان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں وزیر اعظم سردار قیوم کی حکومت اخلاقی حدیں پھلانگ چکی ہے۔ اس لئے وزارت امور کشمیر کو ایکشن لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم خان انتہائی متنازعہ شخصیت ہیں اور ان کے اخباری بیانات نے مرکز کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بہت نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت مسئلہ کشمیر پر تھرڈ آپشن کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

○ چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے بدھ کو روزہ نہ ہو سکا اب جمعرات کے روز پہلا روزہ ہو گا۔ اس بات کا اعلان مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے کیا۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا کہ نواز شریف کی سیاسی ناتجربہ کاری ثابت ہو چکی ہے۔ اور اپوزیشن میں قیادت کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پن بجلی گھر لگانے سے لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اگر نہروں میں زائد پانی نہ چھوڑا گیا تو رمضان میں لوڈشیڈنگ ہو گی۔

○ صوبہ سرحد میں بھی اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد لانے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور متعدد سرکاری ارکان کے ساتھ رابطوں کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

○ تجارت کے وفاقی وزیر احمد مختار نے کہا ہے کہ حکومت رمضان المبارک کے دوران مارکیٹ میں ضروری اشیاء کی دستیابی کو یقینی بنائے گی۔

○ چیئرمین واپڈا شمس الملک نے کہا ہے کہ غازی بروتھا ڈیم کی تعمیر کے لئے ابتدائی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ اپریل میں ٹنڈر جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ کئی تھرمل پاور پراجیکٹ بھی شروع کئے جا رہے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ خوش قسمتی سے ہماری بڑی جماعتیں ۷۳ء کے آئین پر متفق ہیں۔ انہوں نے کہ کہ میں نے بار بار ان ترامیم کی طرف توجہ دلائی ہے جو ڈکٹیٹر کے زمانے میں کی گئیں۔ مگر پاور ریگم میں شامل پارٹیاں اس طرف نہیں آ سکیں۔ اسی وجہ سے کشمیر پر اتفاق رائے کا اظہار نہیں ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنے تعلیمی نظام کے ذریعے ایسے لوگ پیدا کر رہے ہیں جن کی معاشرے کو ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے جن سے نفرتیں پھیلتی ہوں۔

○ بھارتی حکومت نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں گورنر راج میں مزید توسیع کر دی ہے گورنر راج کی موجودہ مدت ۲ مارچ ۱۹۹۵ء کو ختم ہونے والی تھی۔ اب اس میں ۱۸ جولائی ۱۹۹۵ء تک اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ نواز دور میں نج کاری کمیشن کے (سابق) چیئرمین اور حزب اختلاف کے رہنما سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف بعض صنعتی اداروں کی نج کاری میں مبینہ بے قاعدگیوں کے الزام میں تحقیقات ہو رہی ہے۔

○ حزب اختلاف کی پارلیمانی پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری چوہدری جعفر اقبال نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کے دس ارکان کے خلاف مقدمات کی واپسی کے اعلان سے ابھی معاملہ ختم نہیں ہوا۔ ہماری تحریک سے گھبرا کر حکومت ڈس انفارمیشن پھیلا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن عید الفطر کے بعد ایوان میں طاقت کا مظاہرہ کرے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملوں سے ۱۰ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جس پر بھارتی فوج نے متعدد مقامات پر کریک ڈاؤن اور تلاشیاں شروع کر دیں اور ۲ مجاہد شہید کر دیئے۔ بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ فوج نے ان مظاہرین پر لاٹھی چارج اور فائرنگ کی۔ اور متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ امریکہ نے بوسنیا کو ہتھیار دینے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن یک طرفہ طور پر بوسنیا کی حکومت کو ہتھیار فراہم کرنا نہیں چاہتے۔

○ روس کی فوج نے چیچنیا پر ایک اور بڑے حملے کی تیاری کر لی ہے۔ جبکہ چیچنیا کے فوجیوں نے دھند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے روسی فوج پر حملہ کر دیا اور نئے ٹھکانے بھی بنا لئے ہیں۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ انتہا پسند فلسطینیوں کی گرفتاری تک مقبوضہ علاقوں کے ساتھ سرحدیں نہیں کھولیں گے۔

○ یورپین یونین نے افغانستان کے متحارب دھڑوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے ہتھیار رکھ دیں اور قیام امن کے لئے مذاکرات شروع کریں۔ یورپین یونین کے ایک اعلامیہ میں کہا ہے کہ وہ جنگ سے تباہ حال ملک میں قومی مفاہمت کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں میں اس کی مدد کی جائے گی۔

○ تحریک جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ ناموس صحابہ کی آڑ میں فرقہ واریت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران مفادات کے باعث فرقہ پرستوں کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام نصرت پروین سے بدل کر نصرت رفیع رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نصرت رفیع اہلیہ رفیع احمد
55/A محلہ دار الفتوح ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۶۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 ۔۔ فیکس ۔۔ ۱۳۶

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی =/20 روپے
اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634